ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol 6 No.2 2022

"ملک بشیر مراد "آزاد کشمیر ریڈیو ڈرامے کا لیجنڈ

MALIK BASHIR MURAD THE LEGEND OF RADIO AZAD KASHMIR

۱۔عابد علی

۲۔حسنین خان

۳۔سید ازور عباس

Abstract

Malik Bashir Murad is a prominent artist of radio Azad Kashmir. He played a key role in Urdu literature in Azad Kashmir along with the promotion of radio drama in radio Azad Kashmir. Malik Bashir Murad is the only artist of Azad Kashmir radio who was simultaneously a dramatist, producer and a (Sadakar) artist. They wrote a lot of played for the radio and the role they have created in these plays is still in the hearts of the people.

Keywords: *prominent, promotion, simultaneously, artist, created, hearts .*

ملک بشیر مراد آوازوں کی دنیا کا ایک عظیم فن کار ہے، اُنھیں اللہ تعالیٰ نے جس قدر خوب صورت آواز عطا کی ہے اس نے اپنی خداداد صلاحیت اور ریاضت سے اسے اور خوب صورت بنالیا۔ ریڈیائی ڈرامے کی تاریخ میں جو کردار ہمیشہ زندہ رہیں گے، اُن میں ملک بشیر مراد کا نام سرِ فہرست ہو گا۔ ریڈیو پر بہت سی آوازیں عوام میں مقبول ہوئیں لیکن زیادہ دیر پا نہیں رہ پائیں، مگر ملک بشیر مراد کی آواز نے ہر سماعت کو متاثر کر کے ہزاروں آوازوں میں اپنی منفرد پہچان بنائی۔ ریڈیائی ڈراما کے سلسلے میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ڈراما نگاری، صداکاری اور پروڈکشن میں تادیر زندہ رہنے والا کام چھوڑ جاتے ہیں۔ ملک بشیر مراد نے ریڈیو کے ہر شعبے میں اپنی خداداد صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور بہت کم عرصے میں ریڈیو ڈراما، پروڈکشن اور صداکاری کے شعبے میں اپنی پہچان بنانے میں کامیاب ہوئے۔ انھوں نے بہت سے پروگرام اور ڈرامے پروڈیوس کیے جو خاصے مقبول ہوئے اور جب صداکاری کی تو آوازوں کی دُنیا میں اپنے انمٹ نقوش چھوڑے۔ آغا ناصر ان کے فن بارے میں رقم طراز ہیں:

> "ملک بشیر مراد کا تعلق ریڈیو کے اُن فن کاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے ریڈیو پروگراموں کو تشکیل دیا۔ فن سرحدوں میں مقیّد نہیں ہو سکتا اور جب انسان کی زندگی میں ہجرت کے اسباق بھی ہوں تو کچھ عجب نہیں کہ اُس انسان کی زندگی کا مشاہدہ گہرا ہو۔ ملک بشیر مراد بھی ایسے ہی ایک انسان ہیں، وہ پیدائشی فن کار تھے۔ ہدایت کاری اور صداکاری میں اپنے وسیع تجربے اور مشاہدے کی وجہ سے انھوں نے کم عرصے میں ہر ریڈیو پر مقبولیت حاصل کی۔"(۱)

ملک بشیر مراد پیدائشی طور پر فن کار ثابت ہوئے۔ اُنھوں نے زندگی میں فن سے محبت کی اور اپنی عمر کے تمام ماہ و سال فن کی خدمت میں صرف کیے، اپنے کام سے محبت کا یہ عالم تھا کہ کامل توجہ اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے تھے۔ گو انھوں نے فن کے ذریعے ہی علاج غمِ روزگار کا مداوا کیا۔ مگر اپنے کام کو نوکری سمجھ کر نہیں بلکہ خدمت سمجھ کر انجام دیا۔ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا اور نجی چینلز کی بھرمار کے باوجود بھی آج تک ہمارے ملک میں ابھی تک فن کاروں کی حالتِ زندگی اور ان کے فن کے بارے میں تحقیقاتی کام کا کسی بھی سطح پر سوچا نہیں گیا اور شاید فن کاری کے معیارات کا بھی تعین نہیں ہو سکا۔ لیکن میں یہ پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر مستقبل میں فن اداکاری و صداکاری کے معیار کو جانچنے کے لیے شخصیات کو پیمانہ بنایا گیا تو ریڈیو آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے پہلے اسٹیشن ڈائریکٹر مسعود قریشی، لائق زادہ لائق، الطاف قریشی اور ملک بشیر مراد ان میں ضرور شامل ہوں گے۔ ملک بشیر مراد اس اعتبار سے خوش نصیب آدمی ہیں کہ اُنھوں نے ریڈیو ڈرامے کو بچپن سے اس کی عالمِ جوانی تک دیکھا، محسوس کیا اور کام کیا، جب آزاد کشمیر ریڈیو پر عالمِ کہولت آیا تب بھی ملک بشیر مراد اور سردار اشتیاق آتش مشکل وقت میں کام آنے والے رفیق ثابت ہوئے۔ الطاف حسین قریشی لکھتے ہیں:

> "ریڈیو آزاد کشمیر صداکاروں کے حوالے سے بات کی جائے تو ملک بشیر مراد کے بغیر کہانی نامکمل دکھائی دیتی ہے۔"(۲)

ملک بشیر مراد ریڈیو آزاد جموں و کشمیر کے وہ لیجنڈ آرٹسٹ ہیں جو بیک وقت پروڈیوسر، ڈراما نگار اور صداکار تھے۔ ملک بشیر مراد کو بچپن ہی سے شاعری اور اداکاری کا شوق تھا۔ وہ خود ڈراما لکھتے اور محلے کے دوستوں کو جمع کر کے ڈرامائی ریہرسل کراتے، ساتھ ہی ساتھ انھیں بچپن ہی سے شاعری سے گہرا لگاؤ تھا جو آج بھی قائم و دائم ہے۔

---

1. پی ایچ ڈی اردو ریسرچ سکالر، شعبہ اُردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
2. پی ایچ ڈی اردو ریسرچ سکالر، شعبہ اُردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
3. لیکچرر، شعبہ اُردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.2 2022

زمانۂ طالبِ علمی سے ہی تقاریر اور ڈراموں کا حصہ رہے۔ جب کالج میں پہنچے تو بزمِ ادب کی صدارت سنبھالی اور ساتھ ساتھ کالج کے میگزین میں مضامین بھی لکھتے رہے۔ اسکول کے زمانے سے ہی شاعری شروع کر دی۔ آغاز میں اپنے اساتذہ اور والد کے ڈر سے چھپ چھپ کر لکھتے رہے تاہم ان کے ایک استاد نے جب اُن کی شاعری دیکھی تو اس قدر کم سنی میں ایسا خوب صورت انداز دیکھ کر حیران رہ گئے اور خوب داد دی۔ بقول ملک بشیر مراد:

"اپنے اسکول کے اساتذہ سے چھپ کر شاعری لکھتا تھا آخر کار ایک بار استادِ محترم نے شاعری دیکھ لی اور غضب ناک نظروں سے میری طرف دیکھا اور مجھے اپنے پاس بلایا میں انتہائی سہم گیا، اُنھوں نے پوچھا یہ کس نے لکھی ہے میں نے ڈرتے ہوئے اپنا بتایا تو خوشی اور حیرانی کے ملے جُلے تاثرات سے مجھے دیکھا اور مسکرائے تب مجھ میں جان آئی، تاہم استاد کی اسی داد اور حوصلہ افزائی نے ایک شاعر اور نثر نگار کی بنیاد رکھی۔"(۳)

ملک بشیر مراد زمانۂ طالبِ علمی میں ہی بہت ذہین تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ اُنھوں نے ایک سیلانی روح پائی تھی۔ گھومنے پھرنے کا بہت شوق تھا جو آج بھی قائم ہے اس شوق کی جھلک اُن کی تحریروں میں نمایاں ہے۔ اُن کے آباؤ اجداد نے تقریباً تین سو سال قبل کشمیر کا رخ کیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، اُن کے والد اپنے علاقے میں پہلے خواندہ شخص تھے۔ ملک بشیر مراد اپنے شجرۂ نسب کے حوالے سے اپنے کتاب بے ادبیاں میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

"الحمدللہ آخر کار حضرت آدمؑ سے جاملتا ہے اور ان بندگانِ خدا سے دلی ہمدردی ہے جو راستے میں ادھر اُدھر اٹک جاتے ہیں۔ قبیلے اور فرقے ہماری شناخت کی علامتیں اور استعارے تھے جنھیں ہم نے ایسے ویسے رنگوں سے رنگ دیا ہے کہ روزِ محشر اگر خدانخواستہ حضرت آدمؑ رب کائنات کے حضور نادم ہوئے تو ہماری ان ہی بے سروپا حرکتوں کی برکتوں سے ہوں گے۔"(۴)

ملک بشیر مراد کی زندگی میں بہت سی کامیابیاں اُن کے حصے میں آئی ہیں۔ اُن کا تخلیقی سفر مختلف مراحل سے ہوتا ہوا یہاں تک پُہنچا۔ اُن کے آباؤ اجداد علم و دانش کی وجہ سے پورے علاقے میں معزز جانے جاتے تھے۔ اپنے تخلیقی سفر کا آغاز اُردو ڈائجسٹ اور شاعری کی کتابیں پڑھنے سے شروع کیا۔ اُردو زبان اور تہذیب کی اس قدر رفاقت کے باوجود ملک بشیر اُردو سے زیادہ انگریزی جانتے ہیں۔ زمانۂ طالبِ علمی سے ہی انگریزی لٹریچر کے مطالعے سے دل چسپی تھی۔ ان کے قریبی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ ملک بشیر مراد انگریزی نثر پر بھی وسیع مطالعہ ہے۔ بشیر مراد ریڈیو اور اسٹیج کا ایک معتبر نام ہے۔ ریڈیائی ڈرامے میں انھوں نے ڈرامانگاری اور صداکاری میں جو بھی کام کیا وہ بے حد مقبول ہوا۔ آزاد کشمیر ریڈیو پر ملک بشیر مراد نے بہت کام کیا۔ سینکڑوں ڈراموں کو اپنی آواز سے یادگار اور مقبول بنایا۔ متعدد غیر ملکی ڈراموں کے تراجم بھی کیے۔ طبع زاد ڈرامے لکھے اور بے شمار ڈراموں میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے، جن میں امانت، تحفہ، بیگانے پاسبان، چنار جلتے ہیں، خون اور مہک اور گورکھ دھندہ جیسے لازول ڈرامے شامل ہیں۔ ملک بشیر مراد نے متعدد ڈراموں کو پروڈیوس بھی کیا۔ ریڈیو آزاد جموں و کشمیر کے پچاس سالوں میں جس قدر اہم اور یادگار ڈرامے نشر ہوئے ملک بشیر مراد نے ان میں سے بیش تر ڈراموں میں لازوال کردار ادا کیے۔ ملک بشیر مراد کو آزاد کشمیر میں بے پناہ شہرت فقیر حسین فقری کے لکھے ہوئے ڈراما(امانت) میں ایک ہندو پنڈت کا ایک انتہائی خوب صورت کردار ادا کرنے سے حاصل ہوئی۔ الطاف حسین قریشی اس ڈراما کے متعلق لکھتے ہیں:

"ڈراما امانت ریڈیو آزاد کشمیر کا لازوال ڈراما تھا۔ جس کے تمام کردار بہت خوب صورت تھے لیکن ملک بشیر مراد نے ایک ہندو پنڈت کے مرکزی کردار کے ذریعے اس ڈراما کو امر کر دیا۔"(۵)

اس کے بعد مشہور ڈرامانگار اور صداکار ڈاکٹر نصر اللہ خان کے مشہور زمانہ ڈراما(گورکھ دھندا) میں ملک بشیر مراد نے ملک صاحب کا مرکزی کردار اس قدر خوب صورتی سے ادا کیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ خود نصر اللہ خان اگر اپنا کردار ادا کرتے تو اس قدر خوب صورت نہ کر سکتے تھے۔ ملک بشیر مراد نے ریڈیو اور اسٹیج کے علاوہ ٹیلی ویژن پر بھی بہت سے ڈراموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ملک بشیر مراد کافی عرصے تک ریڈیو میرپور آزاد کشمیر سے بھی وابستہ رہے اور وہیں سے چند برس قبل ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد میرپور آزاد کشمیر میں وکالت کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ تاہم آج بھی ریڈیو اور ڈراما سے رشتہ استوار ہے۔ ملک بشیر مراد بلاشبہ بڑے فن کار ہیں اور ریڈیو آزاد جموں و کشمیر کی تاریخ میں اُن کا نام سنہری الفاظ میں جگمگاتا رہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ آغا ناصر، ڈرامے کے فروغ میں ریڈیو پاکستان کا کردار، مضمون مشمولہ: آہنگ، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن، کراچی، شمارہ ۶، ج ۵۹، جوالائی۲۰۰۶ء، ص۲۴
۲۔ الطاف حسین قریشی، ریڈیو ڈراما ہر سننے والے کی پسند کا پیکر،، مضمون مشمولہ: آہنگ، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن، کراچی، جوالائی۲۰۰۶ء، ص۵۸
۳۔ ملک بشیر مراد، بے ادبیاں، نواب اینڈ سنز، راولپنڈی، ۲۰۰۳ء، ص۹۵
۴۔ ایضاً
۵۔ الطاف حسین قریشی، ریڈیو ڈراما ہر سننے والے کی پسند کا پیکر،، مضمون مشمولہ: آہنگ، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن، کراچی، جوالائی۲۰۰۶ء، ص۵۹